چھن چھنگو اور خوفناک بونے

نمبر 3

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور خوفناک بونے

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

چھن چھنگلو ظالم جادوگر کے خاتمے کے بعد فارغ ہو کر دنیا کی سیر کو نکل کھڑا ہوا۔ پنگلو بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ دونوں شہر شہر گھومتے رہے اور طرح طرح کے نظارے دیکھتے رہے۔

ایک بار وہ ایک ایسے شہر میں جا نکلے جہاں ہر شخص نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ہر شخص پر افسوس طاری تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ہر شخص کسی کے مرنے کا ماتم کر رہا ہو۔

چھن چھنگلو یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ اس نے سمجھا کہ شاید یہاں کا بادشاہ مر گیا ہے اس لئے سب لوگ سوگ منا رہے ہیں۔ اس نے ایک شخص سے

پوچھا۔

''کیا بات ہے تم لوگ کس کا ماتم کر رہے ہو۔'' اس شخص نے غور سے چھن چھنگلو کو دیکھا اور پھر کہنے لگا۔

''بچے تم شاید یہاں اجنبی ہو۔ فوراً اس شہر سے نکل جاؤ تمہاری جان بچ جائے گی ورنہ تم بھی خوفناک بونوں کے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔'' ـــــ اس شخص نے چھن چھنگلو سے کہا۔

''خوفناک بونے۔ وہ کون ہیں اور کیوں مجھے ماریں گے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''یہ بونے بے حد ظالم اور خوفناک ہیں۔ یہ زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ وہ انسانوں کو کھاتے ہیں۔ وہ روزانہ یہاں آتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں پکڑ کر لے جاتے ہیں اور بھون کر کھا جاتے ہیں۔'' ـــــ اس شخص نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''مگر تم لوگ ان کا مقابلہ نہیں کرتے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے مزید حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''یہی تو مصیبت ہے کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جیسے ہی وہ آتے ہیں سب پر بے ہوشی سی ہو جاتی ہے۔ ایسی بے ہوشی کہ ہم سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں سن رہے ہوتے ہیں مگر ہم حرکت نہیں کر سکتے۔

وہ جسے چاہیں پکڑ کے لے جاتے ہیں ان کے جانے کے بعد ہم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔'' ـــــ اس شخص نے چھن چھنگلو کو تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم یہ شہر چھوڑ دو کہیں اور چلے جاؤ۔'' چھن چھنگلو نے کہا۔

''ہم شہر نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم نے بے حد کوشش کی مگر جیسے ہی ہم شہر کی سرحد پر پہنچتے ہیں۔ ہمارے سامنے دیواریں آجاتی ہیں۔ البتہ اجنبی یہاں سے باآسانی چلے جاتے ہیں۔ تم بھی فوراً چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں بونے تمہیں پکڑ کر لے جائیں۔'' ـــــ اجنبی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جاؤں گا بلکہ ان ظالم بونوں کو ان کے ظلم کی سزا دوں گا۔ مجھے بتلاؤ وہ کہاں ہیں۔'' چھن

چھنگلو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور وہ شخص چھن چھنگلو کی بات سن کر ہنس پڑا۔

''تم کیا ان کا مقابلہ کرو گے۔ تم ابھی بچے ہو۔ یہاں بڑے بڑے پہلوان ان کا مقابلہ نہیں کر سکے۔'' اس شخص نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم مجھے صرف یہ بتلاؤ کہ بونے کہاں ہیں پھر تم دیکھنا کہ میں ان ظالم بونوں کو ان کے ظلم کی کتنی خوفناک سزا دیتا ہوں۔

میرا نام چھن چھنگلو ہے اور میری زندگی کا مقصد بھی ظالموں کو سزا دینا ہے۔'' ____ چھن چھنگلو نے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

''وہ بونے شہر سے باہر ایک پہاڑی کے دامن میں موجود سوراخ میں سے باہر نکلتے ہیں۔ وہ سوراخ اتنا چھوٹا ہے کہ اس میں کوئی گھس نہیں سکتا۔ لوگوں نے بارہا کوشش کی کہ کسی طرح اس سوراخ کو بند کر دیا جائے مگر بونے فوراً ہی دوسرا سوراخ کر لیتے ہیں۔'' اس شخص نے جواب دیا۔

''ہونہہ ٹھیک ہے۔ میں ابھی اس پہاڑی کی طرف جاتا

ہوں اور ان ظالم بونوں سے نپٹتا ہوں۔'' ____ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ پنگلو کو ساتھ لئے شہر سے باہر موجود پہاڑی کی طرف چل پڑا۔

یہ ایک بازار تھا۔ ہر طرف ننھی منی دکانیں تھیں۔ چھوٹی چھوٹی سڑکوں پر چھوٹے چھوٹے بونے چل پھر رہے تھے۔ خرید وفروخت کر رہے تھے۔ کھا پی رہے تھے غرضیکہ خوب چہل پہل تھی۔

یہ بونوں کی دنیا تھی۔ زمین سے نیچے اس کا آسمان زمین کی نچلی تہہ تھا۔

ان بونوں کا ایک بادشاہ تھا جو کئی صدیوں سے ان پر حکومت کر رہا تھا۔

یہ بادشاہ بے حد ظالم تھا۔ اس نے ایسے بونوں کی ایک خصوصی فوج تیار کی تھی جو سب کے سب بے رحم ظالم اور زبردست لڑاکے تھے۔

ظالم بادشاہ ایک بار بیمار ہو گیا تو شاہی نجومی نے اس کا علاج یہ تجویز کیا کہ بادشاہ ایک بونے کا گوشت بھون کر کھائے۔ تب اسے آرام آئے گا۔

چنانچہ بادشاہ نے اپنی فوج کو اشارہ کیا اور فوج کے سپاہی ایک تندرست قسم کے بونے کو پکڑ کر لے آئے۔ بونا بیچارہ چیختا چلاتا رہ گیا مگر ظالم بادشاہ کو بھلا اس پر کہاں رحم آتا تھا۔

چنانچہ اس نے اسے زندہ ہی آگ میں بھوننا شروع کر دیا اور پھر اس کا بھنا ہوا گوشت مزے لے لے کر کھا گیا۔ گوشت کھانے کے بعد وہ واقعی تندرست ہو گیا۔

ادھر بادشاہ کو بھی گوشت بہت مزیدار اور لذیذ معلوم ہوا چنانچہ اس نے حکم دے دیا کہ روزانہ ایک بونے کو پکڑ کر زندہ بھونا جائے اور وہ اس کا گوشت کھایا کرے گا۔ اس کی ظالم فوج نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا بونوں کی دنیا میں خوف و ہراس دوڑ گیا۔ انہوں نے بڑے احتجاج کئے روئے پیٹے مگر بادشاہ نے ان کی کوئی بات نہ مانی جب بادشاہ کے کھانے کی

وجہ سے بونوں کی تعداد گھٹنا شروع ہو گئی تو بونوں کے بزرگ مل کر اپنی دنیا کے سب سے زیادہ سیانے بونے ”بوغا“ کے پاس گئے۔

بوغا بے حد بوڑھا تھا۔ اتنا بوڑھا کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مگر چونکہ بوغا کو کالا علم آتا تھا۔ اس لئے وہ نہ صرف جوان لگتا تھا بلکہ تندرست بھی تھا۔ تمام بونے اس سے بے حد ڈرتے تھے اور اس کا ادب بھی کرتے تھے۔

وہ بونوں کی آبادی سے ہٹ کر ایک علیحدہ مکان میں رہتا تھا اور ہر وقت کالے علم کے نئے نئے تجربوں میں مصروف رہتا تھا۔ جب بونوں کے بزرگ مل کر بوغا کے پاس گئے تو بوغا ان کی بات سننے کے لئے باہر آگیا۔ بزرگوں نے بوغا کو بادشاہ کا تمام حال سنایا اور مدد کرنے کی فریاد کی۔

بوغا کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ان سے وعدہ کر لیا اور پھر وہ بادشاہ سے ملنے کے لئے شاہی محل کی طرف چل پڑا۔

بادشاہ کو جب معلوم ہوا کہ بوغا اس سے ملنے کے

لئے آیا ہے تو وہ اس کے استقبال کے لئے شاہی محل سے باہر نکل آیا کیونکہ بادشاہ بھی "بوغا" سے بے حد ڈرتا تھا۔

"بوغا آج تم کیسے ادھر بھول پڑے۔"____بادشاہ نے بوغا کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں ملنے آیا ہوں۔"____بوغا نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے بوغا مجھے بتلاؤ۔"____بادشاہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"بادشاہ بونوں کے بزرگ میرے پاس آئے تھے وہ اس بات سے بے حد تنگ ہیں کہ تم روزانہ انہیں بھون کر کھا جاتے ہو۔ اس طرح بونوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔"____بوغا نے کہا۔

"تم سب کچھ جانتے ہو کہ میں جب تک روزانہ ایک بونے کا بھنا ہوا گوشت نہ کھاؤں میری صحت ٹھیک نہیں رہتی اس لئے میں مجبور ہوں۔"____بادشاہ نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو بادشاہ سلامت مگر میں نے

اس کا ایک اور حل سوچا ہے۔"____بوغا نے جواب دیا۔

"وہ کیا حل ہے مجھے بتلاؤ۔"____بادشاہ نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ یہ کہ تم اپنی ہی رعایا کو کھانے کی بجائے آدم زادوں کو کھاؤ۔ ان کا گوشت زیادہ لذیذ بھی ہوگا اور نہ صرف تم اکیلے انہیں پیٹ بھر کر کھاؤ گے بلکہ تم اپنی مخصوص فوج کو بھی پیٹ بھر کر کھلا سکو گے۔"____بوغا نے جواب دیا۔

"واہ واہ پھر تو بہت اچھی بات ہے مگر یہ آدم زاد تو سنا ہے زمین سے اوپر رہتے ہیں اور ہم سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ ہم ان پر کیسے قابو پا سکتے ہیں۔"____بادشاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو مجھ پر چھوڑو بادشاہ سلامت۔ آخر میرا علم کس کام آئے گا۔"____بوغا نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے آج ہی مجھے شکار کرنے دو۔"بادشاہ نے کہا۔

"آج نہیں کل تم اپنے آدمیوں کو بھیج دینا۔ یہ لو تھوڑی سی مٹی یہ باہر جا کر پھینک دینا۔ اس سے یہ ہوگا

کہ جب بھی تمہارے آدمی شکار کھیلنے جائیں گے پورے شہر پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی اور تم آسانی سے اپنا شکار کر سکو گے اور اس سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ کوئی شخص شہر سے باہر نہیں جا سکے گا۔" ——— بوغا نے کہا تو بادشاہ بے حد خوش ہوا۔ چنانچہ پھر وہی ہوا۔ اب بادشاہ کی فوج روزانہ دو تین آدمی پکڑ کر لے آتی اور وہ سب انہیں بھون کر خوب دعوتیں اڑاتے۔ بونے بھی خوش تھے کہ ان کی جان چھوٹ گئی تھی اور بادشاہ اور اس کی فوج بھی خوش تھی کہ انہیں روزانہ دعوتیں کھانے کا موقع مل رہا تھا۔

آج بھی صبح بادشاہ کی فوج تیار ہو کر اوپر آدم زادوں کی دنیا میں گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چار تندرست نوجوانوں کو اٹھا کر لے آئی۔ بادشاہ اتنے تندرست آدمیوں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوا اور اس نے فوراً انہیں بھوننے کا حکم دے دیا۔

چونکہ اس دنیا میں آنے کے بعد ان آدم زادوں کو ہوش آجاتا تھا اس لئے بونے انہیں بڑی مضبوطی سے باندھ دیا کرتے تھے۔ آج بھی وہ بیچارے رو پیٹ

رہے تھے۔ بونوں کی خوشامدیں کر رہے تھے مگر بونے بھلا انہیں کہاں چھوڑتے تھے۔ وہ سب انہیں بھوننے کے لئے آگ کے بڑے بڑے آلاؤ جلانے میں مصروف تھے اور بادشاہ سامنے تخت پر بیٹھا شاندار دعوت کے انتظار میں خوشی سے جھوم رہا تھا۔

چھن چھنگلو پنگلو کو ساتھ لے کر اس پہاڑی کے قریب پہنچ گیا اور پھر رات کو وہ اسی پہاڑی کے دامن میں ہی رہ پڑا۔ وہاں بے شمار چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ اس لئے اس نے سوچا کہ جب صبح کو بونے باہر نکلیں گے تو وہ دیکھ لے گا کہ وہ کس طرح سوراخ سے باہر نکلے ہیں۔ ساری رات وہ اس پہاڑی کے دامن میں سویا رہا۔ اس نے پنگلو کو کہہ دیا کہ جب وہ بونے باہر نکلیں وہ اسے جگا دے۔ صبح ہونے والی تھی جب کہ پنگلو نے اسے جھنجھوڑا۔

''چھن چھنگلو دیکھو بونے آگئے ہیں۔''——— پنگلو نے تیز لہجے میں کہا۔

چھن چھنگلو جو ایک چٹان کی اوٹ میں سویا ہوا تھا آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دیکھا کہ پورے شہر پر غیر فطری سی خاموشی چھائی ہوئی تھی ایسے لگتا تھا جیسے کسی نے پورے شہر پر جادو کر دیا ہو۔

ایک چھوٹے سے سوراخ سے چھوٹے چھوٹے بونے چیونٹوں کی طرح باہر نکل رہے تھے۔ ان کی تعداد سینکڑوں کے قریب تھی۔وہ سوراخ سے باہر نکل کر سیدھے شہر کی طرف بھاگتے جا رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس لوٹے تو انہوں نے چار تندرست اور ہٹے کٹے انسانوں کو اٹھایا ہوا تھا۔ ایک ایک آدمی سے چالیس چالیس بونے چمٹے ہوئے تھے۔ چھن چھنگلو سوچنے لگا کہ وہ ان موٹے تازے انسانوں کو اس چھوٹے سے سوراخ کے اندر کیسے لے جائیں گے۔ بونوں نے ان چاروں افراد کو سوراخ کے قریب رکھ دیا اور پھر غار کے قریب کھڑے ایک بونے نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نیزے کو باری باری ان چاروں کے جسموں میں چبھو دیا۔ نیزے کی نوک لگتے ہی ان چاروں کے جسم سکڑنا شروع ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد

وہ بھی ان بونوں کی جسامت جتنے ہو گئے۔ چنانچہ اب دو دو بونوں نے انہیں اٹھایا اور سوراخ میں داخل ہو گئے۔ جیسے ہی آخری بونا سوراخ میں داخل ہوا اچانک شہر پر چھائی ہوئی خاموشی یکلخت ٹوٹ گئی اور پھر چہل پہل شروع ہو گئی۔

"**چلو** پنگلو ان ظالم بونوں سے بھی نپٹ لیں۔ واقعی یہ لوگ تو بے حد ظالم ہیں۔" ــــ چھن چھنگلو نے پنگلو کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا اور پنگلو نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ بونوں کی دنیا میں ہے عجیب وغریب دنیا چھوٹے چھوٹے بونے وہاں گھوم پھر رہے تھے سامنے ایک بڑا سا محل نما مکان تھا جو عام مکانوں سے کافی بڑا تھا۔ چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ یہ شاہی محل ہوگا۔

"چلو پنگلو اندر چلیں۔" ــــ چھن چھنگلو نے کہا

اور پھر وہ اسے لے کر دروازے کی طرف چل پڑا۔ چھن چھنگلو کا اپنا قد گو چھوٹا تھا مگر ان بونوں کے سامنے تو وہ بھی قدر آور لگتا تھا۔ شاہی محل کے دروازے پر دو بونے ہاتھوں میں نیزے پکڑے کھڑے تھے۔ وہ ان دونوں کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے حیران رہ گئے مگر دوسرے لمحے انہوں نے اپنے چھوٹے سے نیزے ان پر تان لئے۔

چھن چھنگلو نے ان کی طرف ہاتھ اٹھایا تو وہ ساکت ہو کر رہ گئے اور دونوں بڑے اطمینان سے اندر بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاہی محل کے اندر ایک بہت بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ آگ کے بہت بڑے الاؤ جل رہے ہیں اور وہ چاروں افراد اب اپنی اصل جسامت میں ایک طرف بندھے پڑے تھے۔

سامنے ایک تخت تھا جس پر بونوں کا بادشاہ تاج پہنے بیٹھا تھا۔ چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ وہ ان انسانوں کو آگ میں بھون کر پھر ان کا گوشت کھائیں گے۔ چھن چھنگلو ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ جب بونوں

نے ایک انسان کو اٹھا کر آگ کی طرف گھسیٹنا شروع کیا تو چھن چھنگلو سے نہ رہا گیا۔ وہ ستون کی آڑ سے باہر نکل آیا۔

"ٹھہرو۔" ـــــ اس نے گونجدار لہجے میں انہیں حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز نکلتے ہی ایسے محسوس ہوا جیسے ہال میں بم پھٹ پڑا ہو۔ بادشاہ اور تمام بونے حیرت کے مارے بت بن گئے۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے۔" ـــــ بادشاہ نے سب سے پہلے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ وہ تخت سے نیچے اتر آیا تھا۔ بادشاہ کے سنبھلتے ہی تمام بونے بھی ہوشیار ہو گئے اور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے نیزوں سے چھن چھنگلو اور پنگلو کو گھیر لیا۔

"میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے۔ ہم اس لئے تمہاری دنیا میں آئے ہیں تاکہ تمہیں ظلم سے باز رکھ سکیں۔" ـــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"کیسا ظلم ہمارے ملک میں تو ہر طرف انصاف اور

رحم کا دور دورہ ہے۔" ـــــ بادشاہ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ تم زندہ انسانوں کو پکڑ کر لے آتے ہو اور پھر انہیں آگ میں بھون کر کھا جاتے ہو۔" ـــــ چھن چھنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی ظلم نہیں ہے ہمیں ان کا گوشت پسند آتا ہے ہم کھا لیتے ہیں۔" ـــــ بادشاہ نے قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"بہرحال اب تم ایسا نہیں کر سکتے۔ فوراً ان کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہارا برا حشر کر دوں گا۔" ـــــ چھن چھنگلو نے بھی اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سپاہیو! ان دونوں کو پکڑ لو اور انہیں بھی ساتھ بھون ڈالو۔" ـــــ بونے بادشاہ نے اپنی فوج کو حکم دیتے ہوئے کہا اور اس کا حکم ملتے ہی بونے سپاہی سینکڑوں کی تعداد میں آگے بڑھنے لگے مگر چھن چھنگلو نے جیسے ہی اپنے ہاتھ ان کی طرف جھٹکے۔ وہ سب اپنی جگہ یوں ساکت ہو گئے جیسے چابی والے کھلونے چابی ختم ہوتے ہی رک جاتے ہیں۔

"آگے بڑھو رک کیوں گئے۔"—— بادشاہ سپاہیوں کو رکتے دیکھ کر غصے سے چیخا۔

"زیادہ زور سے چیخنے کی ضرورت نہیں۔ اب یہ آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔"—— چھن چھنگلو نے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور بادشاہ بھی حیرت سے بت بن گیا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر چھن چھنگلو نے کس طرح سپاہیوں کو روک دیا ہے۔

ادھر چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر بندھے ہوئے انسانوں کی رسیاں ایک ہی اشارے سے توڑ دیں اور وہ سب آزاد ہو کر چھن چھنگلو کے قریب کھڑے ہو گئے۔

"اب بتاؤ بونے بادشاہ کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ آئندہ ظلم نہیں کرو گے یا پھر تمہیں عبرتناک سزا دی جائے۔"—— چھن چھنگلو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے ان سب سپاہیوں کو کیسے روک لیا۔" بادشاہ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"تم میری بات کا جواب دو۔ میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں۔"—— چھن چھنگلو نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس کا جواب تو بوغا ہی دے سکتا ہے۔ بوغا، بوغا میری مدد کرو۔"—— بادشاہ نے جواب دیا اور ساتھ ہی بوغا کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کچھ کہتا ہال کے دروازے سے ایک بونا اندر داخل ہوا اس کے جسم کے تمام بال سفید تھے مگر وہ نوجوان اور صحت مند تھا۔

اس نے اندر آتے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھوٹی سی گیند زمین پر دے ماری۔ گیند کے فرش پر گرتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے چھن چھنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ پر اندھیرا طاری ہوتا جا رہا ہو۔ چھن چھنگلو نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ چند لمحوں بعد وہ زمین پر گر چکا تھا پنگلو کا بھی یہی حشر ہوا اور ان انسانوں کا بھی جن کو چھن چھنگلو نے بونوں کی گرفت سے آزاد کرایا تھا۔ چھن چھنگلو کے زمین پر

گرتے ہی بونے سپاہی حرکت میں آئے وہ زمین پر پڑے ہوئے چھن چھنگلو اور پنگلو کی طرف بڑھنا ہی چاہتے تھے کہ بوغا نے انہیں روک دیا۔ پھر اس نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم ان چاروں کو بھون کر کھاؤ۔ چھن چھنگلو اور پنگلو کو میں اپنے ساتھ لئے جا رہا ہوں۔'' ـــــ پھر اس کے اشارے پر کئی سپاہیوں نے مل کر چھن چھنگلو اور پنگلو کو زمین سے اٹھایا اور بوغا کے پیچھے چلتے ہوئے ہال سے باہر نکل گئے۔

چھن چھنگلو کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک شیشے کے چھوٹے سے صندوق میں قید دیکھا۔ اس جیسے ایک اور صندوق میں پنگلو بھی قید تھا۔ یہ صندوق اتنا چھوٹا تھا کہ چھن چھنگلو اس میں اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ اس کے سامنے بوغا زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ بوغا کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی اور وہ بغور چھن چھنگلو کو ہی دیکھ رہا تھا۔ چھن چھنگلو نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ ہو۔ اس نے صندوق توڑنے کے لئے اپنی صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

''کون ہو تم۔'' ـــــ اچانک اس کے کانوں سے

ایک آواز ٹکرائی اس نے چونک کر دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ سامنے بیٹھے بوغا کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔

''میرا نام چھن چھنگلو ہے۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ اس کی آواز البتہ نکل رہی تھی۔

''تم ہماری دنیا میں کیوں آئے ہو اور کس کی اجازت سے آئے ہو۔'' ــــــ بوغا نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

''تم انسانوں کو بھون کر کھا جاتے ہو۔ ان پر ظلم کرتے ہو۔ اس لئے میں تمہیں تمہارے ظلم کی سزا دینے آیا ہوں۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہمیں سزا دینے آئے ہو۔ دیکھو اس وقت تم خود کتنے بے بس ہو۔ میرا اشارہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دینے کے لئے کافی ہے۔'' ــــــ بوغا نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہاری بھول ہے تم مجھے وقتی طور پر تو بے بس کر سکتے ہو۔ مگر آخرکار میں تم پر فتح حاصل کر لوں گا اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم ظلم سے توبہ کر لو۔'' چھن چھنگلو نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

’’ہو ہو، اتنا دعویٰ۔‘‘ ـــــــ بوغا نے طنزیہ انداز میں
کہا اور پھر اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔
اس کے جانے کے بعد چھن چھنگلو نے دل ہی
دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور اس صورت حال سے
نپٹنے کے لئے مدد چاہی۔ مگر کافی دیر تک کوشش کرنے
کے باوجود بندر بابا کی آواز نہ آئی تو وہ مایوس ہو گیا۔
اب اس نے سوچا کہ اسے خود ہی کچھ کرنا پڑے گا۔
ابھی وہ اس صندوق سے رہائی کی ترکیبیں سوچ ہی رہا
تھا کہ بوغا بونے بادشاہ سمیت اندر داخل ہوا۔
’’ہوں تو یہ ہے چھن چھنگلو اور بندر جو مجھے دھمکیاں
دینے آیا تھا۔‘‘ ـــــــ بادشاہ نے غصے سے بوغا سے
مخاطب ہو کر کہا۔
’’ہاں بادشاہ یہ ویسے تو بے حد طاقتور ہے مگر میرے
علم کے سامنے اس کی کوئی پیش نہیں گئی۔‘‘ ـــــــ بوغا
نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔
’’کیا اب یہ اسی طرح شیشے کے صندوق میں بند
رہے گا۔ میں اسے اپنی پوری رعایا کے سامنے ہولناک
سزا دینا چاہتا ہوں تاکہ تمام بونوں کو عبرت ہو اور وہ

میرے خلاف کوئی سازش کرنے کا تصور تک نہ کر
سکیں۔‘‘ ـــــــ بادشاہ نے بوغا سے مخاطب ہو کر کہا۔
’’ضرور سزا دینا مگر چند روز ٹھہر جاؤ۔ کیونکہ اس
شیشے کے صندوق میں اگر یہ دو روز تک بند رہا تو پھر
باہر نکلنے کے بعد بھی اس میں کوئی طاقت نہیں رہے
گی۔ اگر ابھی اسے باہر نکال لیا تو یہ اپنی پراسرار
طاقتیں استعمال کر لے گا۔‘‘ ـــــــ بوغا نے بادشاہ کو
سمجھاتے ہوئے کہا۔
’’کوئی بات نہیں مجھے کوئی اتنی جلدی نہیں ہے۔ چند
روز مزید ٹھہرو جاؤں گا مگر خیال رکھنا یہ کسی طرح
بھاگ نہ نکلے۔‘‘ ـــــــ بادشاہ نے جواب دیا۔
’’کیا تم بوغا کو نہیں جانتے جو ایسی بات کر رہے
ہو۔ بوغا کی مرضی کے بغیر تو دنیا میں مکھی بھی نہیں اڑ
سکتی۔‘‘ ـــــــ بوغا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
’’میں جانتا ہوں بوغا۔ میں نے تو ایسے ہی بات کی
تھی تاکہ تم اس کا خاص طور پر خیال رکھو۔‘‘ ـــــــ بادشاہ
نے فوراً ہی عاجزانہ لہجے میں جواب دیا۔ کیونکہ وہ بوغا
کی طاقتوں سے خوف کھاتا تھا۔

اِدھر چھن چھنگلو ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بوغا اسے دو دن تک اس صندوق میں قید رکھنا چاہتا ہے۔ اب یہ اس کی کوشش ہے کہ وہ اس عرصے سے پہلے ہی صندوق سے باہر آجائے۔ چنانچہ وہ دل ہی دل میں صندوق سے نکلنے کے لئے کوئی ترکیب سوچنے لگا مگر اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کی کوئی صلاحیت کام ہی نہیں کر رہی تھی۔ اس نے پہلے سوچا کہ غائب ہو جائے مگر وہ غائب بھی نہ ہو سکا دعا پڑھنے کے باوجود اسی طرح تھا۔ آخر اس نے کچھ سوچ کر بوغا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بوغا میری بات سنو۔''

بوغا جو بادشاہ کو رخصت کر کے ایک کونے میں بیٹھا تھا اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔

''کیا بات ہے۔''—— اس نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

''بوغا آخر تم مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔''—— چھن چھنگلو نے وقت کی نزاکت کا خیال کرتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

''تم یہاں میری نسل کو ختم کرنے آئے تھے۔'' بوغا نے جواب دیا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے بوغا۔ میں تو صرف اس لئے آیا تھا کہ تمہارے بادشاہ کو انسانوں پر ظلم کرنے سے روکوں۔''—— چھن چھنگلو نے جواب میں کہا۔

''تمہیں کیا حق ہے کہ تم بادشاہ کو انسانوں کے کھانے سے روکو جبکہ میں نے اسے اس بات کی اجازت دی ہوئی ہے۔''—— بوغا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم نے اسے اجازت دی ہوئی ہے۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں نہ آتا۔''—— چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''بہرحال اب تم نے جرم کیا ہے اس لئے تمہیں اس کی سزا ملے گی۔''—— بوغا نے مختصر بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے۔''—— چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ کیونکہ حقیقتاً وہ بوغا کے سامنے بے بس ہو چکا تھا۔ اب ضرورت اس بات کی تھی کہ

وہ پہلے اس عجیب و غریب شیشے کے صندوق سے باہر نکل آئے۔

"نہیں قطعاً نہیں بوغا کسی کو معاف کرنے کا قائل نہیں ہے۔"____بوغا نے جواب دیا۔

اب چھن چھنگلو خاموش ہو گیا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ اس کے بعد بھی اس نے کئی بار بوغا کو منانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ بوغا بھی اپنی ضد کا پکا تھا اس نے اس کی کوئی بات ہی نہیں مانی اور چھن چھنگلو اور پنگلو بندر دونوں کو اس صندوق میں بند کئے دو دن گزر گئے۔

جب دوسرا دن بھی گزر گیا تو تیسرے دن کی صبح کو بوغا نے قہقہہ لگاتے ہوئے اپنا ہاتھ دونوں کے صندوقوں پر پھیرا اور اس کے ہاتھ پھیرتے ہی دونوں صندوق غائب ہو گئے۔ صندوق غائب ہوتے ہی وہ دونوں اچھل کر کھڑے ہو گئے مگر بوغا کے اشارے پر غار میں موجود بونے سپاہیوں نے انہیں مضبوط اور باریک رسیوں سے باندھ دیا۔ چھن چھنگلو نے ان کے پنجے سے نکلنے کی بے حد کوشش کی مگر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے

واقعی اس کی سب صلاحیتیں ختم ہو گئی ہوں ۔ پھر بونے انہیں رسیوں سے گھسیٹتے ہوئے بوغا کی غار سے باہر لے گئے۔

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا جس میں ہر طرف
بونے ہی بونے موجود تھے۔ بونوں کی قطاروں کے
سامنے بونے سپاہی موجود تھے ۔ جن کے ہاتھوں میں
چھوٹے چھوٹے نیزے تھے۔ ایک طرف لکڑی کے
کھمبوں سے چھن چھنگلو اور پنگلو بندھے ہوئے تھے۔
درمیان میں آگ کا بہت بڑا الاؤ جل رہا تھا۔ ان
دونوں کے سامنے ایک تخت پر بونوں کا بادشاہ اور اس
کے قریب ہی بوغا بھی ایک کرسی پر موجود تھا۔

''چھن چھنگلو اب کیا ہوگا۔''____پنگلو نے بڑے
مایوس لہجے میں چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جو خدا کو منظور ہوگا۔''____چھن چھنگلو نے اعتماد

بھرے لہجے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ پنگلو کچھ کہتا بونے سپاہیوں کو
بادشاہ نے مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور سینکڑوں کی
تعداد میں بونے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر
بعد انہوں نے پہلے چھن چھنگلو کو کھمبے سے کھولا اور
پھر اسے پکڑے ہوئے آگ کے الاؤ کی طرف بڑھنے
لگے۔ چھن چھنگلو نے ان سے اپنے آپ کو چھڑانے
کی بے حد کوشش کی مگر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس میں
سرے سے طاقت ہی موجود نہ ہو۔ اسی لمحے چھن
چھنگلو نے ایک بار پھر دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد
کیا مگر بندر بابا کی کوئی آواز اس کے کانوں تک نہ
پہنچی۔ اب تو چھن چھنگلو واقعی مایوس ہو گیا۔ آگ
کے الاؤ کے قریب پہنچ کر بونوں نے چھن چھنگلو کو
یکدم چھوڑ دیا اور خود تیزی سے دس بارہ قدم پیچھے ہٹ
گئے۔ اب چھن چھنگلو وہاں اکیلا کھڑا تھا۔ البتہ وہ
حیران تھا کہ آگ میں پھینکنے کی بجائے انہوں نے
اسے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ
اچانک بوغا نے اٹھ کر بولنا شروع کر دیا۔وہ کہہ رہا

تھا۔

''بونستان کے لوگو! میری بات غور سے سنو۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے تم لوگ میرے پاس آئے تھے تاکہ میں تمہارے بادشاہ کو اس بات سے روکوں کہ وہ بونوں کو بھون کر نہ کھائے اور چونکہ بادشاہ کی صحت اسی میں تھی کہ اسے انسان کا گوشت کھانے کو ملے اس لئے میں نے تمہیں بچانے کے لئے اسے دنیا کے لوگوں کو کھانے کی اجازت دے دی۔ اس طرح تم لوگوں کی جانیں بچ گئیں۔ اب یہ لڑکا جس کا نام چھن چھنگلو اور اس کا ساتھی بندر کچھ دن پہلے ہماری دنیا میں گھس آئے۔ چھن چھنگلو کے پاس پراسرار طاقتیں تھیں جن کی مدد سے اس نے چاہا کہ بادشاہ کو مجبور کر دے کہ وہ انسانوں کو کھانا چھوڑ دے۔ مگر چونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر بادشاہ نے انسانوں کو کھانا چھوڑ دیا تو وہ دوبارہ بونوں کو کھانا شروع کر دے گا۔ چنانچہ میں اس کے مقابلے پر آیا اور میں نے اسے بے بس کرکے اپنے علم کے زور سے ایک صندوق میں بند کر دیا اور دو دن اس میں بند رہنے کے بعد اس کی طاقتیں ختم ہو گئیں۔
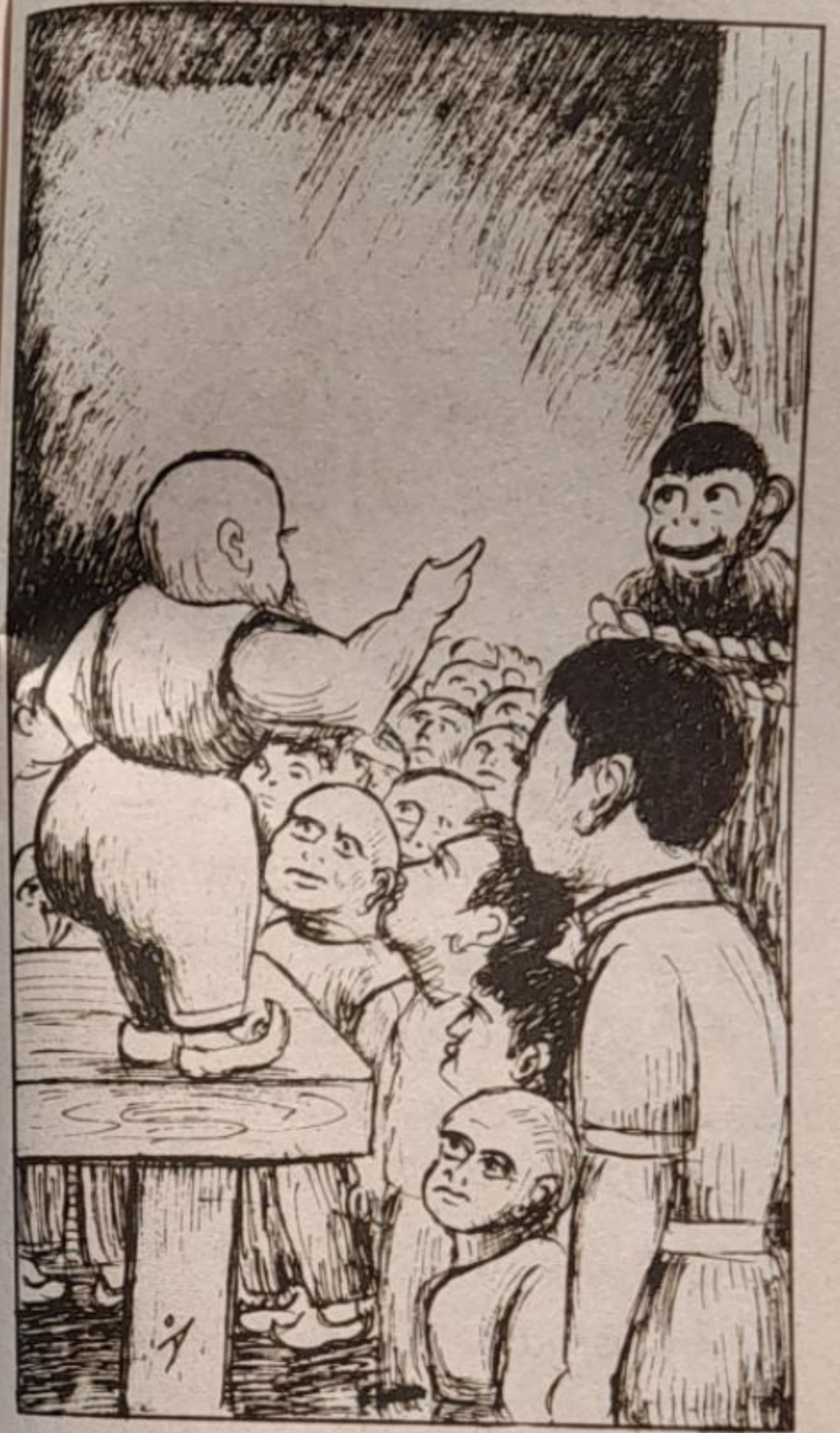
اب یہ تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ تمہارے بادشاہ نے اس کے لئے یہ سزا تجویز کی ہے کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ بولو کیا تمہیں منظور ہے۔''______بوغا کی آواز دور دور تک گونج رہی تھی۔

''ہمیں منظور ہے اسے فوراً آگ میں پھینک دو۔'' تمام بونوں نے یک آواز ہو کر جواب دیا۔

''میری بات سنو بونو۔''______اچانک چھن چھنگلو نے ہاتھ کھڑا کر کے بلند آواز سے کہا اور اس کی آواز سن کر یکدم چاروں طرف خاموشی چھا گئی۔

''سنو بونو۔ تمہارا بادشاہ ظالم ہے۔ اگر یہ انسانی گوشت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا تو اسے مار ڈالو۔ میں اسے سزا دینے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ اب تک میں اس لئے خاموش رہا کہ شاید تمہارا بادشاہ اور تمہارا جادوگر بوغا دونوں ظلم سے توبہ کر لیں مگر اب میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہ دونوں ظلم سے باز نہیں رہیں گے۔ اس لئے میں آخری بار تمہیں کہہ رہا ہوں کہ انہیں ظلم سے باز رکھو۔ ورنہ یاد رکھو میں بادشاہ اور بوغا کو جو عبرتناک سزا دوں گا اس میں تم بھی شریک ہوگے۔ کیا تم میری بات سن رہے

ہو۔''______چھن چھنگلو نے کہا۔ اس نے سوچا تھا کہ اب مرنا تو ہے ہی کیوں نہ مرنے سے پہلے بونوں کو ان کے خلاف کر دوں۔ شاید میری بات کا ان پر اثر ہو جائے اور یہ ان دونوں کے خلاف بغاوت کر دیں۔

''خاموش رہو تم مجرم ہو، باغی ہو، ہمارا بادشاہ اور ہمارا بزرگ بوغا عظیم ہے۔''______اسے آگ میں پھینکو فوراً تمام بونے غصے کی شدت سے یک وقت چیخ پڑے۔

''دیکھ لیا تم نے چھن چھنگلو بونے بادشاہ اور میرے خلاف سوچنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اب تم اپنی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔''______بوغا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہاری بھول ہے بوغا کہ تم نے مجھے مفلوج کر دیا ہے۔ میں تو خود خاموش رہا ہوں۔ تم جس آگ میں مجھے جلانا چاہتے ہو اسے تو میں چاہوں تو ایک پھونک مار کر بجھا دوں۔''______چھن چھنگلو نے آخر دم تک اکڑتے ہوئے کہا۔

''اوہو اتنا دعویٰ۔ ابھی تمہارے دعوے کا پول کھل

جائے گا۔" ــــــ بوغا نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے بونوں کو اسے آگ میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔

"تم نہیں مانتے تو یہ دیکھو۔" ــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے سچ مچ آگ کی طرف منہ کر کے زور سے پھونک مار دی۔ یہ سب کچھ وہ ایسے ہی اپنی اکڑ کے لئے کر رہا تھا ورنہ اسے بھی معلوم تھا کہ اس کی پھونک سے آگ کیا بجھے گی۔ مگر دوسرا لمحہ بونوں اور بوغا کے ساتھ ساتھ چھن چھنگلو کے لئے بھی زبردست حیرت کا موجب بن گیا جب چھن چھنگلو کے پھونک مارتے ہی آگ یکدم ایسے بجھ گئی جیسے کسی نے اس پر پانی ڈال دیا ہو۔ آگ بجھتے ہی اس میں سے زبردست دھواں نکلا اور چاروں طرف چھا گیا۔ جیسے ہی دھواں چھن چھنگلو کے گرد گھوما اس کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں برقی رو دوڑ گئی ہو۔ اس کی تمام صلاحیتیں واپس آ گئیں۔

آگ کے اچانک بجھ جانے سے بوغا، بونا بادشاہ اور اس کے تمام سپاہی حیرت کے مارے بت بنے کھڑے رہ گئے۔ چھن چھنگلو نے صلاحیتیں واپس آتے ہی فوراً

غائب ہونے کے الفاظ پڑھے اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھاگ کر پنگلو کا ہاتھ پکڑ لیا اور جلدی جلدی اس کی رسیاں کھول دیں۔ جب دھواں چھٹا تو چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں غائب تھے۔ بوغا اور بونا بادشاہ دونوں حیرت کے مارے ناچ کے رہ گئے۔

"یہ کیا ہوا بوغا۔"____بادشاہ نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے بوغا سے پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔"____بوغا نے اچانک ہاتھ اوپر اٹھایا اور پھر اس کا ہاتھ شیشے کی طرح روشن ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں اس کے قریب ہی موجود ہیں اور بڑے اطمینان سے یہ سب تماشا دیکھ رہے ہیں۔

"میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے چھن چھنگلو۔ اب تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔"____بوغا نے اچانک زوردار لہجے میں چھن چھنگلو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنے جادو کا حشر تو دیکھ ہی لیا ہے میں
تمہیں دو دن کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر تم دونوں ظلم
سے توبہ کر لو تو میں تمہیں بغیر کوئی سزا دیئے واپس چلا
جاؤں گا ورنہ یاد رکھنا تمہارا اور بادشاہ دونوں کا انجام
عبرتناک ہوگا۔" ــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ اس
کی آواز میدان میں گونج رہی تھی۔

تمام بونے چھن چھنگلو سے خوفزدہ ہو چکے تھے مگر
اب بھی انہیں یقین تھا کہ بوغا اس پراسرار لڑکے کو پکڑ
لے گا اس لئے وہ خاموش کھڑے تھے۔

"تمہاری یہ غلط فہمی ہے کہ تم میرے ہاتھ سے بچ
نکلو گے۔ بوغا بہت بڑی قوت کا مالک ہے۔ میں تمہیں
چیونٹی کی طرح مسل دوں گا۔" ــــــ بوغا نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں دو دن کی مہلت دے چکا ہوں اس
لئے دو دن کے لئے جا رہا ہوں۔ دو دن بعد آؤں گا
پھر دیکھ لوں گا۔" ــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے مکھی بننے کا ارادہ کیا اور
دوسرے لمحے وہ دونوں مکھیوں کی طرح ہوا میں اڑتے

پھر رہے تھے۔ مکھی کے روپ میں آتے ہی بوغا کے
ہاتھ سے بھی وہ غائب ہو گئے اور بوغا پریشانی کے عالم
میں اپنے ہاتھ کو دیکھتا رہ گیا۔

چھن چھنگلو اور پنگلو چھوٹی چھوٹی مکھیوں کے روپ میں اڑتے ہوئے بونوں کی دنیا میں خاصے دور نکل گئے۔ بونوں کی دنیا خاصی بڑی تھی مگر ان کی آبادی تھوڑے سے علاقے میں تھی۔ باقی علاقہ بالکل ویران اور بنجر پڑا ہوا تھا۔ وہاں چھوٹے چھوٹے پہاڑ بھی تھے۔ جنگل بھی اور دلدلیں بھی۔ انہوں نے ان کی دنیا میں ریگستان بھی دیکھے تھے۔ غرضیکہ وہ دنیا بالکل انسانوں کی دنیا کی طرح تھی مگر وہاں کی ہر چیز بونوں کی طرح ہی چھوٹی اور مختصر تھی۔ وہ دونوں مکھیوں کی طرح اڑتے اڑتے جنگل کے ایک درخت پر بیٹھ گئے اور پھر چھن چھنگلو دوبارہ اپنے اصل روپ میں آ گیا۔

اس کے ساتھ ہی پنگلو بھی اصل روپ میں آ گیا۔

جنگل دیکھ کر پنگلو تو خوشی سے درختوں پر اچھلنے کودنے لگا کیونکہ وہ بڑے عرصے کے بعد جنگل میں آیا تھا مگر چھن چھنگلو درخت سے نیچے اتر کر اس کے تنے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور دوسرے لمحے بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں پہنچ گئی۔ بندر بابا کی آواز سنتے ہی وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

''بندر بابا تم کہاں چلے گئے تھے میں بڑی مشکل میں پھنس گیا تھا۔'' ____ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا۔

''چھن چھنگلو بیٹے تم بوغا کے کالے جادو کے شکنجے میں پھنس گئے تھے اور چونکہ کالے جادو میں پھنسے ہوئے آدمی کے پاس میری آواز نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے میں مجبور تھا۔ بہرحال تم نے عقلمندی سے کام لیا اور اس آگ کو بجھا دیا کیونکہ کالے جادو کا توڑ یہی تھا۔ اس آگ کے بجھتے ہی کالے جادو کا اثر ختم ہو گیا۔'' ____ بندر بابا نے اسے تفصیل سے بتلایا۔

"مگر بابا میں نے تو ایسے ہی مذاق کیا تھا مجھے کیا معلوم کہ میں پھونک سے آگ بجھا سکتا ہوں۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"چھن چھنگلو اللہ تعالیٰ نے ظلم کے خلاف جنگ کے لئے تمہیں بے شمار صلاحیتوں اور طاقتوں سے نوازا ہے مگر تم خود اپنی طاقتوں سے واقف نہیں ہو۔ یہ سب آہستہ آہستہ تم پر خود بخود ظاہر ہوتی جائیں گی۔ بہرحال تم کسی بھی مرحلے پر ہمت نہ ہارا کرو۔ ابھی چونکہ تم بچے ہو اس لئے میں تمہاری مدد کر دیا کرتا ہوں۔ بعد میں جب تم سمجھدار ہو جاؤ گے تو سب مراحل تمہیں خود طے کرنے پڑیں گے۔ مشکل میں پڑتے ہی اپنی عقل استعمال کر لیا کرو کیونکہ عقل سے بڑی طاقت کوئی نہیں۔" ـــــ بندر بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بندر بابا میرا خیال ہے جب تک بوغا کو میں ختم نہیں کر دوں گا۔ اس دنیا سے ظلم نہیں جا سکتا۔" چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹھیک سوچا ہے بیٹے۔ تمام فساد کی جڑ یہ بوغا ہے جو کالے علم کا ماہر ہے اور تمہیں اس لئے

بونوں کی دنیا میں نہیں بھیجا گیا کہ تم وہاں جا کر صرف بونوں کے بادشاہ کو سزا دو بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے وہاں اس لئے بھیجا ہے کہ تم بوغا سے بہادری اور عقلمندی سے مقابلہ کر کے اسے ختم کر دو کیونکہ بوغا کا ارادہ ہے کہ وہ انسانوں کی دنیا میں آ کر اپنے کالے علم کے زور سے تمام دنیا پر حکومت کرے اور دنیا کے انسانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دے وہ کالے علم کا اتنا ماہر ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا جادوگر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔" ـــــ بندر بابا نے اسے تفصیل سے بتلایا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا میں بوغا کا خاتمہ کرنے کے لئے اپنی جان تک لڑا دوں گا۔" ـــــ چھن چھنگلو نے ایک عزم کے ساتھ کہا۔

"ہمت کرو اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اپنی عقل بھی استعمال کرو۔ تم یقیناً اس ظالم پر فتح حاصل کر لو گے بس اتنا بتا دوں کہ بوغا کے تمام کالے جادو کا راز ایک پھول میں ہے جو بادشاہ کے محل کے اندر موجود باغ کے پھولوں میں سے ایک ہے۔ اس کا رنگ سنہرا ہے۔" ـــــ بندر بابا نے اسے اشارہ دیتے ہوئے

کہا۔

"ٹھیک ہے اب میں اسے تلاش کر لوں گا۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا پنگلو بڑے اطمینان سے درختوں سے پھل اتار اتار کر کھانے میں مصروف ہے یہ دیکھ کر چھن چھنگلو کو بھی بھوک لگ گئی اور اس نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پنگلو میرے لئے بھی پھل لے آنا۔"

"ابھی لے آیا۔" ـــــ پنگلو نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے چھن چھنگلو کے سامنے پھلوں کے ڈھیر لگا دیئے اور وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ کر اطمینان سے پھل کھانے میں مصروف ہو گئے۔

چھن چھنگلو اور پنگلو کے غائب ہوتے ہی بوغا شدید غصے کے عالم میں اپنی جھونپڑی میں واپس آیا۔ یہ اس کی زندگی کی پہلی شکست تھی اس لئے وہ زخمی سانپ کی طرح غصے کے مارے کلبلا رہا تھا۔ جھونپڑی میں آتے ہی اس نے ایک کونے کی زمین کھودی اور پھر اس میں سے سانپ کی کھال باہر نکال لی۔ یہ سفید رنگ کے سانپ کی کھال تھی۔ اس نے کھال ہاتھ میں پکڑی اور پھر کچھ پڑھ کر اس پر پھونک مار دی۔ دوسرے لمحے اب وہاں کھال کی بجائے سفید رنگ کا چھوٹا سا سانپ موجود تھا۔

"سفید سانپ حاضر ہے آقا حکم کرو۔" ـــــ سفید

سانپ کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

''سفید سانپ زمین میں گھس جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے مجھے خبر لا کر دو کہ وہ لڑکا چھن چھنگلو اور بندر کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔''____بوغا نے اسے حکم دیا۔

''اچھا میرے آقا۔''____سفید سانپ نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنا منہ زمین پر رکھا اور دوسرے لمحے وہ زمین میں گھستا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ غائب ہو چکا تھا۔ اس کے غائب ہوتے ہی بوغا نے جھونپڑی کے ایک کونے میں لٹکا ہوا تھیلا اٹھایا اور اس نے کھول کر اس میں موجود ایک ڈبیہ نکالی۔ یہ ڈبیہ شیشے کی تھی اس میں بھونگے کی قسم کا ایک پرندہ تیزی سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ بوغا نے ڈبیہ پر انگلی رکھ کر ایک منتر پڑھا تو شیشے کی ڈبیہ خود بخود کھلتی چلی گئی۔

''بھونگا حاضر ہے میرے آقا حکم کرو۔''____بھونگے کی آواز نکلی۔

''بھونگے ہوا میں تیزی سے اڑ جاؤ اور فوراً یہ معلوم کر کے آؤ کہ وہ لڑکا چھن چھنگلو اور بندر کہاں ہیں۔

کس روپ میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔" ——— بوغا نے بھونگے کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا میرے آقا۔" ——— بھونگے نے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اڑتا ہوا جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔اس کے جانے کے بعد بوغا اٹھا اور جھونپڑی کے درمیان آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور زور زور سے ایک منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی اسے منتر پڑھتے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک جھونپڑی کی چھت پھٹی اور اس میں سے ایک گیند اس کے سامنے آگری۔ گیند سرخ رنگ کی تھی اور اس میں سے روشنی کی لہریں نکل رہی تھیں۔

گیند کے گرتے ہی بوغا نے آنکھیں کھول دیں اور بغور اس گیند کو دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد گیند کی روشنی ختم ہوتی چلی گئی۔ پھر گیند درمیان سے دو ٹکڑے ہو گئی اور اس میں سے انتہائی چمکدار جسم والی ایک چھوٹی سی پری باہر آگئی۔ پری کا جسم ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے روشنی سے پیدا ہوا ہو۔

"روشنی کی شہزادی میری مدد کرو۔" ——— بوغا نے

قدر عاجزانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بات ہے بوغا۔ تم بے حد گھبرائے ہوئے ہو۔" روشنی کی شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں روشنی کی شہزادی پراسرار طاقتوں کا مالک ایک لڑکا اپنے بندر ساتھی کے ہمراہ ہماری دنیا میں آگیا ہے اور مجھے ختم کرنا چاہتا ہے تم اس کے مقابلے میں میری مدد کرو۔" ——— بوغا نے اسے بتلایا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ کون ہے اس کے پاس انتہائی پراسرار طاقتیں ہیں مگر اسے ابھی تک خود معلوم نہیں کہ وہ کیا ہے۔" ——— روشنی کی شہزادی نے اسے بتلاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس پر فتح پانے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔" بوغا نے پوچھا۔

"اس کی صلاحیتوں کے بے شمار توڑ ہیں۔ ان میں سے ایک اتفاق سے تم نے آزمایا تھا اور وہ بے بس بھی ہو گیا تھا۔ مگر تم سے غلطی یہ ہوئی کہ تم نے اسے آگ میں جلانا چاہا۔ اس نے آگ بجھا کر تمہارے کالے علم کا توڑ کر دیا۔" ——— روشنی کی شہزادی نے

جواب دیا۔

"پھر کوئی ایسا توڑ بتلاؤ جس سے وہ بے بس ہو جائے اور میں اس پر مکمل قابو پاسکوں۔" ـــــ بوغا نے درخواست کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک توڑ ایسا ہے جس کے بارے میں اسے ابھی تک علم نہیں ہے۔ اگر تم وہ توڑ کر سکو تو آسانی سے اس پر قابو پا سکتے ہو۔" ـــــ روشنی کی شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بے حد مہربانی روشنی کی شہزادی مجھے جلدی سے وہ توڑ بتلاؤ۔" ـــــ بوغا نے اشتیاق آمیز لہجے میں جواب دیا۔

"مگر میری ایک بات سن لو۔ چونکہ تم نے زندگی میں مجھ پر ایک احسان کیا تھا۔ اس لئے میں صرف وہی احسان اتارنے کے لئے تمہیں وہ توڑ بتلا دوں گی۔ اس کے بعد میں آزاد ہوں گی اور پھر میری مرضی کہ میں تمہاری مزید مدد کروں یا نہیں۔" ـــــ روشنی کی شہزادی نے جواب دیا۔

"مجھے منظور ہے۔" ـــــ بوغا نے جواب دیا۔

تو سنو اگر تم چھن چھنگلو کے سر کا ایک بال توڑ کر اسے آک کی جڑ کی آگ میں جلا دو تو چھن چھنگلو کی تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی مگر اس وقت تک جب تک اس کے اس بال کی جگہ دوسرا بال نہیں اگ آتا۔" ـــــ روشنی کی شہزادی نے اسے توڑ بتلاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ شہزادی میں ایسا ہی کروں گا اور پھر میں نیا بال اگنے سے پہلے ہی چھن چھنگلو کو ختم کر دوں گا۔" بوغا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا کام ہے بوغا کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں۔ میں نے تمہارا احسان اتار دیا ہے ویسے میری ایک بات سن لو کہ تم ظالم ہو اگر تم ظلم سے انکار نہیں کرو گے تو کسی دن مارے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جسے وہ پسند نہ کرے اسے کسی نہ کسی دن عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔" روشنی کی شہزادی نے جواب دیا اور پھر دوسرے لمحے وہ غائب ہو گئی۔ گیند دوبارہ مل گئی اور اس میں سے روشنی کی لہریں نکلنے لگیں اور پھر چند لمحے بعد گیند

ہوا میں اڑتی ہوئی جھونپڑی کی چھت پھاڑ کر غائب ہو گئی۔

روشنی کی شہزادی کے جانے کے بعد بوغا اس سوچ میں گم ہو گیا کہ چھن چھنگلو کے سر کا بال کس طرح حاصل کرے۔ آخر سوچ سوچ کر اسے ایک ترکیب سمجھ میں آ ہی گئی اور وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

اسی لمحے اچانک زمین پھٹی اور سفید سانپ باہر نکل آیا۔

"میں آگیا ہوں میرے آقا۔" ___ سفید سانپ کے منہ سے آواز نکلی۔

"کیا خبر لائے ہو۔" ___ بوغا نے تحکمانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرے آقا چھن چھنگلو اور اس کا ساتھی بندر زمین کے اندر نہیں ہیں میں پوری زمین اور اس کی گہرائی تک دیکھ آیا ہوں۔" ___ سفید سانپ نے جواب دیا۔

"اچھا تو پھر یقیناً وہ زمین کے اوپر ہوں گے اور بھونگا ان کی خبر لے آئے گا۔" ___ بوغا نے سوچا اور

پھر اس نے منتر پڑھ کر سفید سانپ پر پھونک ماری۔ سفید سانپ دوبارہ کھال میں بدل گیا۔ بوغا نے وہ کھال اٹھائی اور پھر اسے زمین میں دفن کر دیا۔ ابھی وہ اس سے فارغ ہوا ہی تھا کہ تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور بھونگا جھونپڑی کے اندر آ گیا۔

"میں آ گیا ہوں میرے آقا۔" ___ بھونگے کی آواز سنائی دی۔

"کیا خبر لائے ہو۔" ___ بوغا نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

"میرے آقا چھن چھنگلو اپنے ساتھی کے ہمراہ وادی ویران کے جنگل میں پھل کھا رہا ہے۔" ___ بھونگے نے جواب دیا۔

"کیا تم خود اسے دیکھ آئے ہو۔" ___ بوغا نے پوچھا۔

"ہاں میرے آقا وہ اپنے اصل روپ میں ہے۔" بھونگے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب تم اپنی ڈبیہ میں آرام کرو۔" بوغا نے کہا اور بھونگا اڑتا ہوا ڈبیہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ بوغا

نے ایک منتر پڑھ کر ڈبیہ پر پھونک ماری اور ڈبیہ
دوبارہ مل گئی۔ اس سے فارغ ہو کر اس نے اپنے جسم
پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا اور جھونپڑی سے باہر نکل
آیا۔ باہر آتے ہی وہ اچھلا اور پھر کسی پرندے کی طرح
ہوا میں اڑنے لگا۔ اس کا رخ وادی ویران کی طرف
تھا۔

"**چھن چھنگلو** اب کیا ارادے ہیں۔اس بونا کو
کیسے سزا دو گے۔"___ پھل کھاتے ہوئے پنگلو نے
تشویش آمیز لہجے میں جواب دیا۔
"میں نے اسے دو دن کی مہلت دی ہے۔ اگر ان
دو دنوں میں اس نے ظلم سے توبہ نہ کی تو پھر اسے
ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر
سکتے۔"___ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
"تو کیا ان دو دنوں میں ہم یہیں رہیں گے۔"
پنگلو نے پوچھا۔
"نہیں پھل کھا کر ہم دونوں بادشاہ کے محل میں
جائیں گے اور وہاں وہ سنہری پھول ڈھونڈیں گے جس

میں بوغا کے کالے علم کا راز ہے تاکہ اگر بوغا ظلم سے باز نہ آئے تو اسے سزا دی جا سکے۔“ ـــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

”یہ ٹھیک ہے کم سے کم دو دنوں میں ہم کوئی کام تو کر لیں گے۔“ ـــــــ پنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک دور سے سائیں سائیں کی آوازیں آنے لگیں۔ چھن چھنگلو نے چونک کر دیکھا تو اسے دور سے بوغا اڑتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ چھن چھنگلو فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پنگلو کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے وہ دونوں درخت پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ نیچے پھلوں کا ڈھیر ابھی تک موجود تھا۔ چنانچہ یہی ڈھیر دیکھ کر بوغا بھی سمجھ گیا کہ وہ دونوں یہیں موجود ہوں گے اور اسے دیکھ کر غائب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ وہ اسی درخت کے قریب اتر گیا اور پھر اس نے بلند آواز میں کہا۔

”چھن چھنگلو میری بات سنو میں نے خوب غور کر لیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ واقعی ظلم کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ چنانچہ میں تمہارے پاس اس لئے

آیا ہوں تا کہ میں تمہارے سامنے ظلم سے توبہ کر لوں۔"

"چھن چھنگلو یہ بھی کہیں ظالم جادوگر کی طرح ہمیں دھوکا نہ دے رہا ہو۔" ـــــ پنگلو نے چھن چھنگلو کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔" ـــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔

بوغا تھوڑی دیر اپنی بات کے جواب کا انتظار کرتا رہا۔ جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو پھر وہ بولا۔

"چھن چھنگلو میری بات کا اعتبار کرو۔ میں سچے دل سے ظلم سے توبہ کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے تم نے خود ہی مجھے مہلت دی تھی۔"

"مگر میں کیسے یقین کروں کہ تم سچ بول رہے ہو۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"تم جس طرح بھی چاہو اطمینان کر سکتے ہو۔" بوغا نے کہا۔

"میرا اطمینان اس طرح ہو سکتا ہے کہ تم اپنے سب سے بڑے دیوتا کالو دیوتا کی قسم کھا کر کہو۔" چھن چھنگلو نے شرط پیش کی۔

"میں اپنے سب سے بڑے دیوتا کالو دیوتا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ظلم سے توبہ کر لی ہے اور اب میں کبھی کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔" ـــــ بوغا نے فوراً ہی قسم اٹھا لی۔ اس کے قسم کھاتے ہی چھن چھنگلو کو اس کی بات کا یقین آ گیا اور اس نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا اور پھر وہ اور پنگلو دونوں درخت سے نیچے اتر آئے۔

"**خوش آمدید** چھن چھنگلو اب تم ہمارے مہمان ہو۔" ـــــ بوغا نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے چھن چھنگلو سے ہاتھ ملایا اور اسے لے کر واپس اپنی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ جھونپڑی میں پہنچ کر اس نے چھن چھنگلو کو ایک مشروب پیش کیا تاکہ اس کی تھکن دور ہو سکے۔ چھن چھنگلو نے مشروب میں پھونک ماری تاکہ اگر اس میں زہر ہو تو اس کا رنگ بدل جائے گا مگر مشروب کا رنگ نہیں بدلا۔ اس پر چھن چھنگلو کو یقین آ گیا کہ مشروب ٹھیک ہے وہ اسے پی گیا۔ مشروب کے پیتے ہی اچانک اس پر غنودگی سی چھا گئی اور پھر اس سے پہلے

کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالتا اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا اور وہ بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑا۔

اسی لمحے بوغا نے اپنا ہاتھ پنگلو کی طرف بڑھایا اور پنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ پتھر کا بت بن گیا ہو۔ اس میں حرکت کرنے کی بھی طاقت نہیں۔

البتہ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا سن رہا تھا۔

چھن چھنگلو کے بے ہوش ہوتے ہی بوغا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک جھٹکے سے چھن چھنگلو کے سر پر سے ایک بال توڑ لیا۔

اس کے بعد اس نے زور سے تالی بجائی۔ تالی بجتے ہی دو بونے اندر داخل ہوئے اور اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں جھک گئے۔

"فوراً آک کی جڑیں اکٹھی کر کے لے آؤ جتنی جلدی ممکن ہو سکے لے آؤ۔" ـــــ بوغا نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے جھونپڑی سے باہر نکل گئے۔

ان کے جانے کے بعد بوغا نے زوردار قہقہہ لگایا اور چھن چھنگلو کے سر کے بال کو دیکھنے لگا جسے آک

کی جڑ میں جلاتے ہی چھن چھنگلو کی تمام صلاحیتیں ختم
ہو جائیں گی۔

چند ہی لمحوں بعد بونے ہاتھوں میں آک کے پودے
جڑوں سمیت اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

''آک کی جڑیں حاضر ہیں آقا۔''——بونوں نے
کہا۔

بوغا نے ان کے ہاتھوں سے جڑیں لے کر ایک
طرف ڈھیر کیں اور پھر انہیں آگ لگا دی۔ آک کے
پودے اور اس کی جڑیں دھڑا دھڑ جلنے لگیں جب وہ
پوری طرح جلنے لگ گئیں تو بوغا نے فاتحانہ قہقہہ لگاتے
ہوئے چھن چھنگلو کا بال آگ میں ڈال دیا۔

بال آگ میں پڑتے ہی چڑ مڑ کر جل کر راکھ ہو
گیا۔ اس کے ساتھ ہی بوغا کے فاتحانہ قہقہوں سے
جھونپڑی گونج اٹھی۔ وہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگا رہا تھا۔

پھر اس نے بے ہوش چھن چھنگلو کو کاندھے پر
اٹھایا اور پنگلو کو بھی اپنے ایک ہاتھ میں یوں پکڑ لیا
جیسے بچہ کسی کھلونے کو پکڑتا ہے۔ کیونکہ پنگلو کا اس
وقت قطعاً وزن ہی معلوم نہیں ہو رہا تھا پھر وہ ان

دونوں کو لے کر بادشاہی محل کی طرف چل پڑا تاکہ
بادشاہ اور دوسرے بونوں کو اپنا یہ کارنامہ دکھا سکے اور
پھر ان کے سامنے ہی چھن چھنگلو اور پنگلو کو سزا دے
سکے۔

بادشاہ اپنے خاص کمرے میں بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے کیونکہ چھن چھنگلو غائب ہو گیا تھا اور بوغا اس کے بعد اپنی جھونپڑی میں چلا گیا تھا اور ابھی تک باہر نہیں نکلا تھا۔ وہ اس لئے پریشان تھا کہ نجانے یہ چھن چھنگلو اب کیا کرے اور کہیں وہ اسے ہی نہ مار ڈالے۔

ابھی وہ اس پریشانی میں تھا کہ ایک دربان بونے نے آکر اطلاع دی کہ بوغا محل کی طرف آرہا ہے۔ اس نے کاندھے پر بے ہوش چھن چھنگلو کو اٹھایا ہوا ہے اور ہاتھ میں اس بندر کو پکڑا ہوا ہے۔

''اوہ مارا آخرکار بوغا کامیاب ہو ہی گیا۔'' بادشاہ

خوشی سے اچھل پڑا اور پھر بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے باقاعدہ محل کے دروازے پر بوغا کا استقبال کیا۔ جب بوغا نے اسے تمام تفصیل بتلائی تو بادشاہ بے حد خوش ہوا۔

''اب تم اسے جس طرح چاہو سزا دے دو۔ یہ اب بالکل بیکار ہو چکا ہے ایک بونا بھی اسے قتل کر سکتا ہے۔'' ـــــ بوغا نے محل کے باغ میں پہنچتے ہی بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں اسے تمام بونوں کے سامنے قتل کروں گا کیونکہ اس نے تمام بونوں کے سامنے ہماری بے عزتی کی تھی۔'' ـــــ بادشاہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''جیسے تمہاری مرضی اب تمہارا کام ہے۔'' ـــــ بوغا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے کل میں تمام رعایا کو میدان میں اکٹھے ہونے کا حکم دے دیتا ہوں۔ اسے وہیں سزا دوں گا آج یہ باغ کی سیر کرے۔'' ـــــ بادشاہ نے کہا اور بوغا نے سر ہلا دیا۔ پھر بوغا نے ایک منتر پڑھ کر بے ہوش چھن چھنگلو پر پھونک ماری اور وہ ہوش میں

آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اپنے آپ کو باغ میں پایا۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے بوغا۔" چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہا ہا ہا کیسا دھوکہ جنگ میں سب کچھ جائز ہے۔" بوغا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا انجام عبرتناک ہوگا۔" ___ چھن چھنگلو نے کھڑے ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تم اپنی خیر مناؤ میں نے تمہارا بال آگ کی جڑوں کی آگ میں جلا دیا ہے اب جب تک تمہارا نیا بال نہ اُگ آئے تمہاری تمام صلاحیتیں ختم ہو چکی ہیں۔ بادشاہ نے تمہارے قتل کے لئے کل کا دن مقرر کیا ہے۔ کل تمام بونوں کے سامنے تمہیں قتل کیا جائے گا۔ آج تم آرام کر لو ۔ باغ کی سیر کرو اور خوب لطف اٹھا لو۔ ہاں اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو بونے تمہارے سینے میں نیزے گھونپ دیں گے۔ اب تو تمہیں ایک بونا بھی قتل کر سکتا ہے اور میں نے تمام بونوں کو سخت ہدایات دے دی ہیں۔" ___ بوغا نے کہا

اور پھر وہ بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر قہقہے لگاتا ہوا محل کے اندر چلا گیا مگر جانے سے پہلے وہ پنگلو کو بھی اصل روپ پر لے آیا تھا۔ چھن چھنگلو وہاں اکیلا رہ گیا۔ قریب ہی پنگلو بھی موجود تھا۔

"اب کیا ہوگا چھن چھنگلو ہمارے ساتھ پھر دھوکا ہوا ہے۔" ___ پنگلو نے مایوس لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں ایک بات بتلاؤں پنگلو بوغا کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میری صلاحیتیں بدستور موجود ہیں مگر میں اسے فی الحال ظاہر نہیں کروں گا تاکہ بوغا غلط فہمی میں ہی مبتلا رہے۔ البتہ اس دوران ہم سنہری پھول ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے تاکہ بوغا کو سزا دی جا سکے۔" ___ چھن چھنگلو نے پنگلو کو بتلایا اور پنگلو یہ بات سن کر بے حد خوش ہوا۔ اب قسمت سے وہ خود ہی شاہی باغ میں پہنچ گئے تھے۔ اور آزادی سے پھر رہے تھے۔ اس لئے انہیں پھول ڈھونڈنے کا زیادہ اچھا موقع مل گیا تھا چنانچہ وہی ہوا۔ وہ آزادی سے باغ میں گھومنے لگے۔ چھن چھنگلو پھولوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ مگر وہاں بے شمار سنہرے پھول موجود تھے۔

اب چھن چھنگلو کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کون سا پھول ہے جس میں بوغا کے علم کا راز ہے۔ گھومتے گھومتے رات پڑ گئی۔ پھر رات پڑتے ہی چھن چھنگلو چونک پڑا۔ اس نے ایک پھول کو رات کے اندھیرے میں بھی چمکتے دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ یہی پھول ہے۔

''پنگلو اس پھول کی جڑ میں نشان لگا دو اس پھول کو ہم صبح توڑیں گے۔ ہو سکتا ہے رات کو نہ ٹوٹے۔'' چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو نے خاموشی سے اس پھول کی جڑ میں اپنی انگلیوں کے نشان لگا دیئے۔ پھر وہ اطمینان سے مڑ کر ایک طرف سو گئے۔ صبح ہوتے ہی بادشاہ کے اعلان کے مطابق تمام بونے پھر میدان میں اکٹھے ہو گئے۔ بادشاہ اور بوغا بھی وہاں پہنچ گئے۔ بادشاہ نے بونوں کو چھن چھنگلو اور پنگلو کو لے آنے کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر بعد بونے نیزوں کے زور پر ان دونوں کو وہاں لے آئے اور وہ دونوں میدان کے درمیان میں کھڑے ہو گئے۔

''دیکھا چھن چھنگلو اب تم بے بس ہو چکے ہو ہمارا بوغا عظیم ہے۔'' ——— بادشاہ نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"بوغا جھوٹا اور دھوکے باز ہے اسے اس کے کیے کی
سزا ضرور ملے گی۔" ــــــــ چھن چھنگلو نے اطمینان
بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"قتل کر دو اسے۔" ــــــــ بادشاہ نے غصیلے لہجے میں
کہا اور نیزے بردار بونے ان دونوں کی طرف بڑھنے
لگے۔

"**رکو**۔" ــــــــ چھن چھنگلو نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور
پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ پھول نکال لیا
جو اس نے صبح ہی توڑ لیا تھا۔ پھول کو دیکھتے ہی بوغا
اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔

"یہ پھول تم نے کہاں سے لیا۔" ــــــــ بوغا نے
خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ پھول میں نے شاہی باغ سے توڑا ہے اور مجھے
معلوم ہے کہ اس میں تمہارے کالے علم کا راز ہے۔
اب میں اس کی پتیاں مسل دوں گا اور تم کسی حقیر
کیڑے کی طرح مسلے جاؤ گے۔" ــــــــ چھن چھنگلو
نے جواب دیا۔

''مگر تمہارا بال جلنے سے تمہاری صلاحیتیں تو ختم ہو گئی تھیں۔ پھر تم نے پھول کیسے توڑ لیا۔'' ـــــ بوغا کا لہجہ خوف سے کپکپا رہا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کوئی جواب دیتا اچانک سرخ رنگ کی گیند آسمان سے اتر کر نیچے آئی اور اس میں سے روشنی کی شہزادی نکل آئی۔ اس نے بوغا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بوغا تم ظالم ہو۔ میں نے کہا تھا کہ تمہارا انجام عبرتناک ہوگا۔''

''مگر تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔ بال جلنے سے چھن چھنگلو کی صلاحیتیں ختم نہیں ہوئیں۔'' ـــــ بوغا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں میں نے سچ بولا تھا غلطی تم نے کی۔ تمہیں وہ بال آک کی خشک جڑوں میں جلانا تھا تب چھن چھنگلو کی صلاحیتیں ختم ہوتیں۔ تم نے پودوں سمیت جڑوں کی آگ میں جلایا۔ اس لئے چھن چھنگلو پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔'' ـــــ روشنی کی شہزادی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''تم نے پہلے کیوں نہیں بتلایا۔'' ـــــ بوغا نے

جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے پوچھا ہی کب تھا۔ اب اپنے ظلم کی سزا بھگتو۔" ــــ روشنی کی شہزادی نے کہا۔ ادھر چھن چھنگلو نے وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا اور پھر اس نے پھول کی پتیاں نوچنا شروع کر دیں۔ پتیاں علیحدہ ہوتے ہی بوغا کے جسم کے بھی ٹکڑے ہونا شروع ہو گئے اور وہ چیختا ہوا زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔

پھر چھن چھنگلو نے پتیوں کو اچھی طرح مسل دیا اور اس کے ساتھ ہی بوغا بھی چیخیں مارتا ہوا ختم ہو گیا۔ بوغا کے مرتے ہی چھن چھنگلو نے اشارہ کیا اور بادشاہ بے اختیار کھنچتا ہوا میدان کے اندر آگیا۔ چھن چھنگلو نے بونوں کے سامنے ظلم کے خلاف تقریر کی اور بونے جو بوغا کا حشر دیکھ چکے تھے اس کے ہمنوا بن گئے اور پھر چھن چھنگلو کے کہنے پر وہ بادشاہ کو پڑ گئے اور اسے نیزے مار مار کر ہلاک کر دیا۔

پھر چھن چھنگلو نے ایک بونے کو بادشاہ بنا دیا۔ سب نے چھن چھنگلو کو یقین دلایا کہ وہ کسی پر ظلم نہیں کریں گے۔ روشنی کی شہزادی نے بھی چھن چھنگلو

کو یقین دلایا کہ بونے سچ کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ چھن چھنگلو کو اطمینان ہو گیا کہ اس نے ظالموں کو ان کے انجام تک پہنچا دیا ہے۔ روشنی کی شہزادی نے اسے بتلایا کہ وہ بھی ظالموں کے خلاف ہے اور چھن چھنگلو کی مدد کو تیار ہے۔ جب بھی چھن چھنگلو اسے یاد کرے گا وہ اس کی مدد کے لئے پہنچ جائے گی۔ چھن چھنگلو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ پنگلو کو لے کر بونوں کی دنیا سے باہر آگیا تاکہ کسی اور ظالم کو ختم کر سکے۔

ختم شد

پراسرار طاقتوں کے مالک
چھن چھنگلو کے دلچسپ کارنامے

چھن چھنگلو اور مکار بڑھیا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- ایک ایسی مکار بڑھیا جس نے پورے علاقے کو تنگ کر رکھا تھا۔
- مکار بڑھیا جس کا دوست ایک ظالم جن تھا۔
- چھن چھنگلو کی مکار بڑھیا اور ظالم جن کے خلاف زبردست جنگ۔

چھن چھنگلو مکار بڑھیا اور ظالم جن کے مقابلے میں کامیاب ہو گیا؟

چھنگلو کے حیرت انگیز کارنامے

انتہائی دلچسپ حیرت انگیز اور دلکش کہانی

شائع ہو گئی ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کریں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو کی انتہائی دلچسپ اور قہقہہ آمیز کہانی

آنگلو بانگلو اور پرتھال شہزادی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پرتھال شہزادی جسے ستاکو جادوگر نے شادی کے لئے اغوا کر لیا لیکن آنگلو بانگلو پرتھال شہزادی سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ پھر ——؟

ستاکو جادوگر جس کی جان ایک خوفناک شیر میں تھی اور آنگلو بانگلو کو اس کے سامنے پھینک دیا گیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ جب آنگلو بانگلو نے حیرت انگیز طور پر ستاکو جادوگر کا خاتمہ کر دیا۔ کیسے؟

ماکا جادوگر ایک دوسرا جادوگر۔ جو آنگلو بانگلو کے مقابلے میں آیا۔ مگر ——؟

کیا آنگلو بانگلو کی شادی پرتھال شہزادی سے ہو سکی یا ——؟

* * * * * * * * * * *

انتہائی حیرت انگیز اور قہقہوں سے بھرپور کہانی
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

* * * * * * * * * * *

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور